محدثین و مجتہدین کے اقوال کی رو سے شراب سے علاج کرنا یا شراب کو بطور علاج استعمال کرنا ناجائز و حرام ہے۔

شراب سے علاج کی سزا

معروف محدث و محقق اور ناقد و مورخ علامہ شمس الدین ذہبیؒ نے اپنی مشہور کتاب " الکبائر" میں شراب نوشی کرنے اور بطور علاج شراب پینے کی حرمت کے لئے قرآن و سنت کے دلائل کے علاوہ متعدد عبرت آموز حکایات بھی ذکر کی ہیں جن میں سے صرف ایک واقعہ یہاں نقل کر رہے ہیں۔ کہ شاید کسی کے لئے یہی عبرت کا سامان بن جائے۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

عبرت آموز حکایت

حضرت فضیل بن عیاضؒ بیان کرتے ہیں کہ "وہ اپنے کسی شاگرد کے پاس پہنچے جبکہ وہ جان کنی کے عالم میں تھا۔ انھوں نے اسے کلمہ شہادت کی تلقین کی مگر اس کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہو رہا تھا۔ انھوں نے بار بار کلمہ کو دہرایا مگر اس نے بالآخر یہی کہا کہ میں یہ نہیں کہوں گا۔ میں اس سے بری ہوں اور پھر وہ مرگیا۔ حضرت فضیلؒ وہاں سے روتے ہوئے نکل گئے۔ پھر ایک مدت گزرنے کے بعد انھوں نے خواب میں اپنے اس شاگرد کو دیکھا کہ اسے گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ تو انھوں نے کہا:

ارے مسکین شخص تجھ سے معرفت کیسے چھن گئی؟ تو اس نے کہا اے میرے استاد محترم! مجھے ایک مرض تھا۔ میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے مجھے کہا کہ تم سال میں صرف ایک مرتبہ ایک پیالہ شراب پی لیا کرو ورنہ یہ مرض نہیں جائے گا لہذا میں ہر سال ایک پیالہ شراب کا بطور علاج پیا کرتا تھا۔

یہ تو اس کا حال ہے جو دوا کے طور پر سال میں صرف ایک مرتبہ شراب کا

حرمت شراب کے دلائل قرآن کریم سے

تحریر: محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

یسئلونک عن الخمر و المیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما (البقرۃ ۲۱۹)

(اے نبیؐ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ ان سے کہہ دیں کہ ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی (گناہ) ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے بعض منافع بھی ہیں مگر ان کا گناہ اُن کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

یہ شراب اور جوئے کے متعلق بالکل ابتدائی اور پہلا حکم ہے جس میں صرف اظہار ناپسندیدگی کر کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ تاکہ ذہن ان کے حرام ہونے کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور واقعتاً سلیم الفطرت لوگوں نے اس آیت کے الفاظ میں کیڑے نکالنے کی بجائے شراب نوشی ترک کردی کیونکہ جس چیز میں بعض فوائد کے برعکس اکثر نقصانات ہوں اسے ہر فطرت سلیمہ کا مالک انسان ناپسند کرتے ہوئے ترک ہی کر دیتا ہے۔

اہل علم کے دو اقوال

ابن جوزیؒ اپنی تفسیر زادالمسیر میں لکھتے ہیں۔ تحریم خمر کے سلسلے میں اس آیت کے بارے میں اہل علم کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ اس میں شراب کی تحریم کی دلالت تو نہیں البتہ اس میں شراب کی مذمت کی گئی ہے یہ قول سدی نے اپنے اساتذہ سے نقل کیا ہے اور سعید بن جبیرؒ، مجاہدؒ، قتادہ اور مقاتلؒ کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت میں شراب کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا گناہ منافع سے بہت

زیادہ ہے اور ہر گناہ حرام ہے جیسا کہ سورۃ اعراف میں ارشاد الٰہی ہے :

قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها و ما بطن و الاثم و البغی بغیر الحق و ان تشرکوا باللّٰہ ما لم ینزل به سلطانا و ان تقولوا علی اللّٰہ ما لا تعلمون (سورۃ الاعراف ۳۳)

(اے نبی!) ان سے کہہ دیں کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام ن ہیں وہ یہ ہیں بے شرمی کے کام۔ خواہ کھلے ہوں یا چھپے۔ اور گناہ اور سرکشی ساتھ ناحق کے اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو جس کے لئے اس نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور یہ کہ اللہ کے نام پر ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو۔(کہ حقیقت میں وہ بات اسی نے نازل فرمائی ہے۔)

اس آیت میں جو حرام چیزیں گنوائی گئی ہیں ان میں سے ہی ایک "اثم" بھی ہے اور شراب کو اثم قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ اس آیت کی رو سے بھی حرام ہے۔ یہ علماء کی ایک جماعت کا قول ہے جسے زجاج نے نقل کیا ہے اور قاضی ابویعلی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اور اہل معانی نے اس قول کے صحیح ہونے سے حجت و دلیل لیتے ہوئے لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس کہ ان میں بہت بڑی برائی و گناہ ہے اور بعض منافع بھی تو یہاں مضرت کی برائی و گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ تو برائی کا پہلو غالب آگیا ہے۔ اور نفع کا پہلو برائی میں دب کر رہ گیا ہے۔ لہٰذا اصل حکم غالب پہلو کے لئے ہوا' اور خطر (حرمت) کی جانب ہی غالب ہو گئی۔ (زادالمسیر ج ا ص ۲۴۱)

علامہ ابن الجوزی ؒ کا نقل کردہ یہ دوسرا قول بہت ہی معقول ہے کیونکہ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں بھی کسی چیز کے ساتھ لفظ "اثم" استعمال کیا گیا ہے وہاں ہی اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً :

و من یکسب خطیئة او اثما ثم یرم به بریئا فقد احتمل بهتانا و اثما

مبینا (سورۃ نساء ۱۱۲)

اور جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا اس نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔

سورۃ النساء میں ہی اور جگہ ارشاد الٰہی ہے:

و من یشرک باللّٰہ فقد افتری اثما عظیما (سورۃ النساء ۴۸)

اللہ تعالٰی کے ساتھ جس نے کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس نے بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔

ان آیات سے تہمت زنی اور شرک کو "اثم" قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ دونوں ہی حرام ہیں۔ ایسے ہی مذکورہ آیت میں شراب کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہے اور یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ شراب میں جن منافع کا ذکر ہے ان سے مراد اس کی خرید و فروخت سے حاصل ہونے والا پیسہ وغیرہ ہے۔ کیونکہ یہ اس زمانے بلکہ آج تک کا معروف تجارتی سامان بنا ہوا ہے۔

مگر یہ منافع بھی صریح حرام ہے۔ جس کی تفصیل آگے بادلائل ذکر کی جائے گی۔ ان شاء اللّٰہ اور رہا اس کے جسمانی فوائد کا پہلو تو یہ سراسر مضر ہے۔ جس کے دلائل بھی آگے آنے والے ہیں۔

حرمت شراب کا دوسرا مرحلہ

حرمت شراب کا دوسرا مرحلہ تب آیا جب اللہ تعالٰی نے اوقات نماز میں اسے ممنوع قرار دے دیا۔

سورۃ النساء میں ارشاد الٰہی ہے:

یا یھاالذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون (سورۃ النساء ۴۳)

اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

یہ شراب کے متعلق دوسرا حکم ہے اور اس کا اثر یہ ہوا کہ پہلے حکم کے نازل ہو جانے کے باوجود بھی بعض لوگ شراب نوشی ترک نہ کر پائے تھے۔ انہوں نے بھی اپنی شراب نوشی کے اوقات بدل دیئے اور ایسے اوقات میں شراب نوشی ترک کر دی۔ جن میں یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ کہیں نشہ کی حالت میں ہی نماز کا وقت نہ آجائے ۔ اس کے علاوہ ان لوگوں میں یہ شعور عظیم بھی اجاگر ہو گیا کہ شراب نوشی نماز اور اطاعت الٰہی سے انسان کو روکتی ہے تو اس کی مضرت و قباحت اور بھی کھل کر ان کے سامنے آگئی۔ لہٰذا بعض نے محض اوقات نماز میں ترک کر دی جبکہ بعض دیگر نے تو اسے بالکلیہ ہی ترک کر دیا اور اس حقیقت کو پا گئے کہ جس چیز سے نماز کے لئے روکا جا رہا ہے اس میں کوئی خیر نہیں ہو سکتی۔

عام نشہ آور اشیاء کا حکم

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ قرآن کریم کی اس آیت میں "سکاری" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو سکر سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے نشہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم صرف شراب کے ساتھ ہی خاص نہ تھا بلکہ ہر نشہ آور چیز کے لئے عام تھا اور ہے۔ خواہ وہ پینے والی ہو یا کھانے والی یا سونگھنے والی ہو یا ٹیکہ کے ذریعے جسم میں پہنچائی جانے والی ہو۔

الحاصل ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو۔ قرآن اسکی آیت میں اس حرمت و ممانعت وارد ہوئی اور ہے اور نشہ آور اشیاء کا استعمال تو بجائے خود حرام ہے لیکن نشہ کی حالت میں نماز ادا کرنا اس آیت کی رو سے دوہرا اور عظیم تر گناہ ہے۔ (باختصار و تصرف از تفہیم القرآن ج ا ص ۳۵۴)

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

کہ گو اس آیت میں الفاظ یہ ہیں کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو لیکن مراد یہ ہے کہ نشے کی کوئی چیز کھاؤ پیو بھی نہیں' اس لئے کہ رات میں پانچ وقت نماز

فرض ہے تو کیسے ممکن ہے کہ کوئی شرابی یا نشہ آور چیز کھانے یا پینے والا پانچوں وقت کی نمازیں ٹھیک وقت پر ادا کر سکے جبکہ وہ نشہ بھی برابر کر رہا ہو۔

(ابن کثیر مترجم ج ا ص ۶۰۴)

ان دونوں آیتوں میں شراب کا تدریجی حکم ہے اور نشہ سے درجہ بدرجہ نفرت دلائی جا رہی ہے۔ جس سے اس معاشرہ کی کثیر تعداد نے شراب ترک کر دی تھی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے شراب کو باصراحت حرام قرار دے دیا۔

حرمت شراب کا تیسرا مرحلہ

تیسرے مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو قطعاً حرام قرار دے دیا۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ارشاد الٰہی ہے:

یایھا الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدہ ۹۰)

اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے اجتناب کرو۔ امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔

یہاں "انصاب" سے مراد وہ سب مقامات ہیں جن کو غیراللہ کی عبادت کرنے اور نذر ونیاز چڑھانے کے لئے لوگوں نے مخصوص کر رکھا ہو۔ خواہ وہاں کوئی پتھر یا لکڑی کی مورت ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ وہاں کسی بزرگ کی میت دفن کی گئی ہو' یا نہ اور اردو زبان میں اس کا ہم معنی لفظ آستانہ یا استھان ہے۔ جو کسی ولی و بزرگ یا دیوی دیوتا سے یا کسی خاص مشرکانہ اعتقاد سے وابستہ ہو۔ اور "ازلام" سے مراد مشرکانہ فال گیری ہے جس میں کسی دیوی یا دیوتا سے قسمت کا فیصلہ پوچھا جاتا ہے۔ یا غیب کی خبر دریافت کی جاتی ہے۔ مشرکین مکہ نے اس غرض کے لئے ہبل نامی دیوتا یا بت کے استھان یا آستانے میں سات تیر رکھے ہوئے تھے وہ صاحب القداح یعنی پانسہ دار کے پاس نذرانے لے کر جاتے اور وہ ان تیروں کو نکال کر ان پر لکھے ہوئے مخصوص الفاظ سے فیصلے دیتا تھا۔

اور اس میں توہم پرستانہ فال گیری بھی آتی ہے۔ جس سے قسمت کے فیصلے معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن کا وسیلہ علم غیب ہونا کسی بھی علمی طریق سے ثابت نہیں۔ رمل' فال' نجوم' جفر مختلف قسم کے شگون و پچھتر اور فال گیری کے بے شمار ایسے طریقے اس صنف میں داخل ہیں۔ جنہیں پانسے کہا گیا ہے۔ اور اس آیت میں گندے شیطانی کام قرار دیا گیا ہے۔ اور انہی میں سے شراب نوشی و جوا بازی بھی ہے۔

علامہ ابن الجوزی" اپنی تفسیر زاد المسیر میں لکھتے ہیں کہ زجاج کے بقول ہر وہ کام جسے گندہ تصور کیا جاتا ہے وہ رجس ہے اور جب کوئی شخص قبیح و شنیع کام کا ارتکاب کرے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اس نے رجس کیا۔

(زاد المسیر ج ۲ ص ۴۱۷)

اس سے شراب و جوا کی قباحت و شناعت اور حرمت و گندگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اور فاجتنبوا کا معنی زجاج سے نقل کیا ہے۔

"اترکوہ" تم اسے ترک کرو'

یہ امر کا صیغہ ہے جو اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

ایسے ہی امام قرطبی" نے بھی رجس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سخط و غضب میں اور گندگی و غلاظت کے معنوں میں لیا ہے۔ اور فاجتنبوا کے صیغہ امر نصوص حدیث اور اجماع امت کی رو سے شراب کی حرمت پر استدلال کیا ہے۔ اور اس کی تحریم کو اقوی و اوکد قرار دیا ہے۔

(قرطبی ج ۳ جز ۴ ص ۲۸۶۔۲۸۸)

اور سورۃ المائدہ کی اگلی آیت میں فرمایا:

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر و المیسر و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلاۃ فھل انتم منتھون (سورۃ المائدہ ۹۱)

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے مابین

عداوت و بغض ڈال دے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے۔

فھل انتم منتھون کی تفسیر میں علامہ ابن الجوزی ؒ لکھتے ہیں کہ اس بارے میں اہل علم کے دو قول ہیں اور ذکر کرنے کے بعد دوسرے کو بے وزن اور پہلے کو صحیح تر قرار دیا ہے۔ جو یہ ہے کہ یہ لفظ استفہام ہے ،بمعنی امر یعنی انتھوا کہ اس سے باز آ جاؤ (زاد المسیر ج ۲ ص ۴۱۸۔۴۱۹)

اور یہ بھی حرمت کی دلیل ہے

اور اس سے اگلی آیت میں فرمایا:

و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و احذروا فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین (المائدہ ۹۲)

اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور باز آ جاؤ۔ اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔

زاد المسیر میں آیت انما الخمر و المیسر کے نازل ہونے کے چار اسباب ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے ہی ایک ابوداؤد' ترمذی' نسائی' مسند احمد' اور بیہقی میں بھی مذکور ہے جسے امام بخاری ؒ کے استاد امام علی بن مدینی اور امام ترمذی (تلمیذ بخاری) نے صحیح قرار دیا ہے۔ جیسے کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے اور تفسیر قرآن میں امام ابن کثیر نے نقل کیا ہے رحمھم اللہ

حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا

"اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں صریح و واضح حکم عطا فرما۔"